السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسے معاشرے میں سرکاری نوکری کرنا جائز ہے جہاں سارا معاشرہ سود کی لپیٹ میں ہو۔ جس طرح ہماری حکومت آئی ایم ایف وغیرہ سے سود قرض لیتی ہے اور ملک کو چلاتی ہے۔ کیا ہم سود میں شامل ہیں یا نہیں؟ (۱)

پنشن لینا یا گولڈن ہینڈ شیک لینا یا بنکوں میں نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (۲)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجبوری کی حالت میں ایسی نوکری جائز ہے جس میں طاغوت اور سودی حکومت کو تقویت نہ ملتی ہو۔

ابوسعید صالخذری) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لیاتین علی الناس زمان یکون علیکم امراء سفہاء یقدمون شرار الناس ویظہرون بخیارہم ویوخرون الصلوۃ عن مواقیتہا فمن ادرک ذلک منکم فلایکونن عریفا ولا شرطیا ولا جابیا ولا خازنا»

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تمہارے حکمران بے وقوف ہوں گے۔ وہ برے لوگوں کو حکومت میں آگے لائیں گے اور نیک لوگوں کو پیچھے ہٹائیں گے۔ نماز کو اس کے اوقات سے لیٹ کر کے پڑھیں گے تم میں سے جو شخص ان کا زمانہ پائے تو نہ ان کا عریف (قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا یعنی قومی وصوبائی اسمبلی کا نمائندہ، کونسلر، بی ڈی ممبر وغیرہ) بنے۔ نہ فوجی (سپاہی) بنے اور نہ ٹیکس اکٹھا کرنے والا اور نہ خزانچی بنے۔ (مسند ابی یعلی ۲/۳۶۲ ح ۱۱۱۵، وسندہ حسن، موارد الظمان: ۱۵۵۸)

اکی سند حسن لذاتہ ہے۔ عبدالرحمن بن مسعود کو ابن حبان، حاکم، ذہبی (المستدرک ج ۳ ص ۱۶۶) ہیثمی (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۴۰) نے ثقہ و صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

«عریف کے بارے میں النہایہ (۳/۲۱۸) میں لکھا ہے: ''وہو القیم بامور القبیلۃ او الجماعۃ من الناس یلی امورہم و یتعرف الامیر منہ احوالہم

کونسلرز اور بی ڈی ممبران سب آتے ہیں۔MPA, MNA اس تعریف میں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)]

ج2ص230

محدث فتویٰ